REGD No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نودعبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ — فی پرچہ ۱

جلد ۴۶/۱۱ | ۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء ۵ اخاء ۱۳۳۶ ہش | نمبر ۲۳۵

اگلے سال نومبر کے پہلے ہفتہ میں عام انتخابات ہونگے

اب مقررہ تاریخ میں کوئی ردّوبدل نہیں کیا جائے گا

راولپنڈی ۴ اکتوبر۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر ایف ایم خان نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں عام انتخابات کے لئے اگلے سال نومبر کا پہلا ہفتہ قطعی طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ اور اب اس میں کوئی ردوبدل نہیں کیا جائے گا۔ کل رات راولپنڈی میں ایک ملاقات کے دوران مسٹر ایف ایم خان نے کہا کہ الیکشن کمیشن ایک ٹائم ٹیبل کے مطابق کام کر رہا ہے۔ اور اس پر صرف اسی صورت میں عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ جبکہ کام ہر مرحلے پر پوری تیزی اور مستعدی کے ساتھ کیا جائے۔

مسٹر ایف ایم خان نے مزید کہا کہ اب تک عام انتخابات کے لئے جو کچھ کام ہوا ہے وہ بحیثیت مجموعی تسلی بخش ہے۔ اور اس کی رفتار اچھی ہے۔ صرف چند جگہوں پر یہاں بعض دشواریوں کے باعث انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام ازسرنو شروع کرنا پڑا ہے۔ باقی ہر جگہ کام پروگرام کے مطابق ہوا ہے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ پہنچ گئے

ریلوے سٹیشن پر اہالیان ربوہ کی طرف سے پُرجوش خیر مقدم

ربوہ ۴ اکتوبر۔ کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر لنڈن سے بخیروعافیت ربوہ پہنچ گئے۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر اہالیان ربوہ نے نہایت گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر صحابہ کرام بزرگان سلسلہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ تمام مرکزی تنظیموں کے سربراہ۔ مرکزی ادارہ جات کے افسران اور کارکنان درسگاہوں کے اساتذہ اور طلبہ اور اہالیان ربوہ سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔ جن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ محترم مرزا عزیز احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ قائمقام وکیل الاعلیٰ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب وجنرل پریذیڈنٹ اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ شامل تھے۔

جناب ایکسپریس جونہی ربوہ ریلوے سٹیشن کی حدود میں داخل ہوئی اہالیان ربوہ نے اہلاً وسہلاً و مرحبا کے نعرے بلند کئے۔ اور آنے والوں کے لئے اپنے انتہائی شوق اور اشتیاق کا مظاہرہ کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم سید محمود احمد صاحب ناصر سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر سب دوستوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ استقبال کرنے والوں کا اتنا ہجوم تھا کہ یہ سلسلہ کوئی ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ سید محمود احمد صاحب ناصر نومبر ۱۹۵۴ء میں اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اپریل ۱۹۵۵ء میں لنڈن تشریف لے گئے تھے جہاں سے آپ دونوں پچھلے ماہ کی چھ تاریخ کو بذریعہ ہوائی جہاز عازم وطن ہوئے۔ راستہ میں آپ میڈرڈ۔ روم۔ ایتھنز۔ استنبول۔ بیروت۔ بغداد اور طہران ٹھہرتے ہوئے یکم اکتوبر کو کراچی وارد ہوئے۔ جہاں سے بذریعہ ٹرین آپ ربوہ پہنچے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

کل دن بھر تکلیف رہی۔ اور رات میں بہت زیادہ درد کی ٹیسوں کی وجہ سے نیند نہیں آ سکی۔ بندش پیشاب کی بھی بہت تکلیف رہی صبح کے قریب پیشاب ہو جانے کی وجہ سے تکلیف میں کمی ہو گئی۔ اور ٹیسوں میں بھی۔ تکلیف تو اس وقت بھی کہ صبح کے سات بجے ہیں باقی ہے لیکن رات کی نسبت بہت کم۔

احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۴ اکتوبر کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی بیماری کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب [illegible] کے لئے دعا فرمائیں۔

عمان میں بم کا دھماکہ

عمان ۴ اکتوبر۔ اردن کے دارالحکومت کے بجلی گھر میں کل رات بم کا ایک دھماکا ہوا جس سے ایک گھنٹے تک شہر کے بڑے حصے کی بجلی بند رہی۔ عمان میں گزشتہ دو ماہ کے اندر یہ اپنی نوعیت کا پانچواں دھماکہ ہے۔

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

ربوہ ۴ اکتوبر۔ کل کمیٹی روم تحریک جدید میں مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف اور امین اللہ خان صاحب سالک نے اپنے مقالے اور اشعار پیش کئے۔

مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم کی تقریر

"مقامی تبلیغ میں میرے تجربات"

ربوہ ۴ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں آج رات ساڑھے آٹھ بجے مکرم مولوی احمد خان صاحب "مقامی تبلیغ میں میرے تجربات" کے عنوان پر تقریر کریں گے

کل اسی کلاس میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کے حقوق پر تقریر فرمائی۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ مطبوعہ اخبار الفضل یکم اگست ۱۹۵۷ء پر لبیک کہتے ہوئے جن احباب نے درخواستیں بھیجی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور جلسہ سالانہ پر اس سکیم کی وضاحت فرمائیں گے۔ اور اس وقت پیشکردہ تجویزوں پر غور کرنے کے بعد حقیقی وقف کا وقت آئے گا۔ انشاء اللہ

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء

لیڈر شپ

پارٹی پالیٹکس جمہوریت کا لازمہ ہے۔ اور بڑے سے بڑے جمہوری ممالک مثلاً امریکہ اور برطانیہ میں بھی پارٹی پالیٹکس بعض وقت سخت نقصان رساں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اکثر اوقات پارٹی کے لئے حق پرستی کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔ اور اپنی سوچی سمجھی ہوئی رائے تک کو قربان کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو ایسے جمہوری ممالک میں بھی ہوتا ہے جہاں لوگ اصول کی خاطر اپنے ذاتی مفاد کو فراموش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ خرابی اس وقت نہایت گھناؤنی ہو جاتی ہے جب ذاتی مفاد پر اصول کی قربانی دینا معمولی چیز ہوتی ہے۔

ایسے پسماندہ ممالک میں جمہوریت کا استعمال عموماً اس طرح ہوتا ہے کہ بڑے بڑے مقدس اصولوں کو تو دکھلاوا بنایا جاتا ہے۔ اور اس کے پردے میں اپنے ذاتی مفادات کی جنگ لڑی جاتی ہے۔ ایسا ملک واقعی بڑا بد نصیب ہوتا ہے۔ جہاں طالع آزماؤں کا جمگھٹ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک نقار خانہ بن جاتا ہے جہاں طوطی کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ واقعی اصول پرست لوگ۔ یا تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور یا وہ بھی وہی کھیل کھیلنا شروع کر دیتے ہیں جو کھیلا جا رہا ہو۔ اور وہ بھی گندم نمائی اور جو فروشی کا بیوپار شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے ملک میں دو قسم کے لیڈر پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہوتے ہیں۔ جن کے پیش نظر صرف ذاتی مفاد ہوتا ہے اور جو مقدس اصولوں سے کھیلتے ہیں۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں جو خود رائے ہوتے ہیں اور اپنے ذاتی اصولوں کو ہی بہترین سمجھتے ہیں۔ اور انہیں بہر طور قوم پر لاد دینا چاہتے ہیں۔

ایسی حالت کسی نہ کسی حد تک تمام بڑے سے بڑے جمہوری ممالک میں بھی موجود ہوتی ہے لیکن پسماندہ ممالک میں تو یہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ہمارے ملک کی حالت بھی ایسی ہے یہاں ہر دو قسم کے لیڈر بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ایسی دوگونہ لیڈر شپ کی خطرناکی اس امر میں مضمر ہوتی ہے کہ وہ ملک میں کوئی حکومت قائم نہیں ہونے دیتے اور اس طرح ملک ہر وقت سیاسی تزلزل میں مبتلا رہتا ہے۔ ایسے لیڈر دور دور سے خرابیاں لا کر بر سر اقتدار لوگوں کے سر منڈھتے ہیں۔ اور ہر وقت عوام کو ان کے خلاف گمراہ کرنے ہی کو اپنا بڑا کارنمایاں سمجھتے ہیں۔ انہیں بر سر اقتدار لوگوں میں قطعاً کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ جب بھی وہ کوئی بیان دیں گے۔ تقریر کریں گے۔ یا سیاسی حالات پر کوئی مقالہ تحریر کریں گے۔ اس میں بر سر اقتدار لوگوں کی گن گن کر برائیاں پیش کریں گے۔

ایسے لیڈر خاص کر وہ ہوتے ہیں۔ جنہوں نے دین کا لبادہ اوڑھا ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو کو لیتا ہے۔ اور اس کے لئے اصول دیتا ہے۔ ایسے لوگ جو خاص کر اسلام کو اپنا سیاسی سٹنٹ بناتے ہیں نکتہ چینی کا ایک نہایت وسیع میدان جمع کر سکتے ہیں ملک میں کوئی بد اخلاقی کی بات ہو اس کا تمام بار وہ بر سر اقتدار لوگوں پر ڈال دیں گے۔ کہیں کوئی رخنہ نظر آئے۔ اس کا ذمہ دار وہ بر سر اقتدار لوگوں کو ٹھہرائیں گے۔ خود تو وہ بزعم خویش بڑے تقویٰ پرست ہوتے ہیں۔ اور دل پاک اور نگاہ پاک کے دعوے دار ہوتے ہیں لیکن انہیں ہر طرف نجاست ہی نجاست نظر آتی ہے۔

حال ہی میں مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے لاہور میں ایک تقریر فرمائی ہے۔ جس کا پورا متن روز نامہ تسنیم مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ تقریر انکے تمام بیانات۔ تقریروں اور تحریروں کی طرح اسی قسم کی نکتہ چینی پر مبنی ہے۔ پاکستان کے لئے جد و جہد سے لے کر آج تک جو کچھ بھی ہوا ہے۔ مولانا کی زبان سے نہیں بچ سکا۔ آپ کی نظر میں آج تک جو کچھ ہوا ہے محض ایک نجاست کا ڈھیر ہے۔ جہنم ہی جہنم ہے۔ اس تقریر کو سن کر یقیناً بعض لوگوں کے دلوں میں صرف ایک جذبہ پیدا ہوا ہوگا اور وہ یہ کہ روس یا امریکہ سے درخواست کی جائے کہ آئندہ ایٹم یا ہائیڈروجن بموں کا ٹسٹ کرنا ہو تو پاکستان میں کیا جائے۔ ساری تقریر ایک ہی سپرٹ میں کی گئی ہے۔ یہاں ہم بطور نمونہ صرف ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں:۔

مسئلہ کشمیر

پھر اس کے بعد ان لوگوں نے جس مسئلہ میں اپنی نا اہلی کا ثبوت پیش کیا وہ کشمیر کا مسئلہ تھا۔ ریڈ کلف ایوارڈ کے ذریعے در اصل ضلع گورداسپور کو ہندوستان کے ساتھ نہیں ملایا گیا تھا۔ بلکہ کشمیر دے دیا گیا تھا مگر ان لوگوں نے نہ صرف یہ کہ آنکھیں بند کر کے اس ایوارڈ کو منظور کر لیا۔ بلکہ سٹینڈ سٹل Stand still معاہدہ پر بھی دستخط کر دیئے۔ پھر جب کشمیر کے عوام نے قبائلی پٹھانوں کی مدد سے جنگ آزادی شروع کی تو ان لوگوں نے مجاہدین کی کوئی منظم مدد نہ کی۔ مولانا مودودی نے فرمایا۔ کہ میں جب ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء میں یہاں آیا تو میں نے یہاں کے ذمہ دار لوگوں کو بتایا۔ کہ اگر آپ اس وقت چار پانچ ہزار منظم اور مسلح افراد کو کشمیر میں داخل کر دیں۔ تو باسانی پورے کشمیر پہ قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ اور ان کی اس غفلت نے کشمیر کی جیتی ہوتی بازی ہرا دی۔" (تسنیم ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء)

یہ نہیں کہ مولانا کو ان حالات کا علم نہیں ہے۔ جن حالات میں پاکستان بنا تھا۔ انہیں سب کچھ معلوم ہے۔ لیکن اس ٹکڑے کو پڑھئے کہ آپ اپنی شیخی بگھارنے کے ساتھ کس طرح ان لوگوں کو عوام کی نظر سے گرانا چاہتے ہیں جنہوں نے خود آپ کے علی الرغم پاکستان بنایا تھا در اصل یہ چپے در پے چوٹیں آپ نے قائد اعظم پر لگائی ہیں کیونکہ قوم کی طرف سے جو کچھ قبول کیا تھا۔ انہوں ہی نے کیا تھا۔ کتنا تعجب ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے عملاً پاکستان کی مخالفت کی تھی بانئے پاکستان پر اس طرح زبان طعن دراز کر رہا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ تقسیم میں پاکستان کے ساتھ سخت نا انصافیاں ہوئیں۔ خود قائد اعظم نے جو تقریر اس وقت کی تھی۔ وہ اس بات کو واضح کرتی ہے۔ لیکن کیا انکی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی جو پاکستان کے لئے جد و جہد کر رہے تھے یا ان لوگوں پہ ہوتی ہے جو آج اس کی برائیاں بتا بتا کر عوام کو اپنے پیچھے چڑھانا چاہتے ہیں اور جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کر کے کانگرس کی اعانت کی تھی؟

اس تقریر میں تو مودودی صاحب نے کہا ہے کہ چار پانچ ہزار فوج کشمیر میں داخل کر دی جاتی۔ مگر اس سے پہلے ایک تقریر میں جو روز نامہ "قاصد" کے ایک خاص نمبر میں شائع ہوئی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے ساتھ دو سو آدمی ہوتے تو میں کشمیر میں

گھس جاتا۔ اصابت کو جانے دیجئے کہ آپ نے مختلف وقتوں میں متضاد باتیں کہی ہیں ذرا آپ کے سیاسی اور جنگی فہم کا اندازہ کیجئے۔ اس کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ ایک بچہ بھی یہ نادانی کی باتیں سن کر ہنس دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم کی نگاہ میں آپ کا بلند مقام

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
(المسیح الموعودؑ)

از محترم جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز۔ ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا شعر جو حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا گیا ہے۔ ان چند بہترین اشعار میں شامل ہوتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہے گئے ہیں بشریت کے تقاضوں کے باوجود آنحضرت صلعم کا مقام ہمارے وہم و گمان سے برتر اور فہم و ادراک سے ارفع و بالا اس لحاظ سے ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ عشق و محبت اور توکل کا رب سے زیادہ گہرا اور استوار تھا۔ اور آپ فنافی اللہ ہو کر معرفت الٰہی اور عبودیت کے کمالات میں اس قدر آگے تھے کہ انسانی شعور اس کی گردِ راہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور بہتر سے بہتر الفاظ آپ کے مقام کی ادنےٰ ترجمانی کرنے سے قاصر ہیں

آپ کی ذات اقدس کے متعلق خود اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ

ما ینطق عن الھویٰ
ان ھو الا وحی یوحیٰ اور
لولاک لما خلقت الافلاک

یعنے گو زبان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ لیکن وہ میری وحی کے سایہ میں کلام فرماتا ہے۔ اور اگر مجھے اس کامل ذات کی پیدائش مقصود نہ ہوتی۔ تو کل کائنات عالم کو میں عالم وجود میں نہ لاتا۔ پس عاشق و معشوق کے پوشیدہ اسرار و رموز میں دخل دینا یا ان کی تہ تک پہونچنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے شعر کے دوسرے مصرعہ میں اللہ تعالےٰ کے ایک عظیم الشان وعدہ اور پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی جو حضرت خاتم النبیین کی اس امتیازی شان کو روز روشن کی طرح دنیا میں ظاہر کرنے والی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی برتری کا اس بات کے ساتھ گہرا تعلق اور رابطہ ہے کہ جس برتی طاقت اور نور سے آنحضرت صلعم کا براہ راست تعلق تھا۔ حضور کی پیروی۔ کامل اتباع اور روحانی فیض کے ذریعہ وہی تعلق آپ کے ماننے والوں کا پیدا ہو جائے اور متواتر امت محمدیہ کے روشن چراغ اپنی روحانیت کے نور سے تاریک دنیا کو منور کرتے رہیں۔ اور آئندہ ہر زمانہ میں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی پیشگوئی کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ زندہ خدا کے وجود کا ثبوت دنیا کو ملتا رہے۔ اور جس طرح گزشتہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ بولتا اور بولتا رہا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھکر یقین اور تقوےٰ کی بنیادوں پر اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کے بندوں کا رشتہ قائم رہے۔

حضرت رسول خدا کی ذات اطہر اور سیرت طیبہ کے متعلق شک و شبہ کی نظر سے دیکھنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں فکرمندی اور مقابلہ کی دعوت دی ہے۔ اور آنحضرت صلعم کا ایک خادم ہونے کی حیثیت سے ان کے سامنے اپنی ذات کو پیش فرمایا ہے۔ تا وہ لوگ جو حق کے متلاشی ہیں۔ اور اپنی روحانی تشنگی کو بجھاکر زندہ خدا سے اپنا تعلق قائم کرنے خواہشمند ہیں۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سچے خادم کی ذات میں خدائی نور کی جلوہ نمائی کو دیکھ کر راہ نمائی حاصل کر سکیں۔ اور خادم کی شان سے مخدوم کے بلند مقام اور فیض کا اندازہ ایک حد تک لگا سکیں کہ

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

کے الفاظ پکار پکار کر یہ کہہ رہے ہیں کہ اے بیجا اعتراض کرنے والے حق ناشناس لوگو اور سید المرسلین حضرت رسول پاکؐ کی روحانی قدروں سے محروم۔ آؤ میں تمہیں ہمیشہ ہمیش کی زندگی کا پیغام دیتا اور اللہ تعالےٰ کے تازہ بتازہ نشانوں سے زندہ خدا کے وجود کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں تا تمہارے قلب و نظر کی تاریکیاں دور ہو سکیں اور تم بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے اللہ تعالےٰ کے فضلوں سے حصہ پا سکو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلعم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی۔ اور معجزات نابود ہو گئے۔ اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے۔ صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی۔ اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کو پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے۔ اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارے میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں۔۔۔۔ جو خدا محض انسانی دلائل سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا نہیں ہے بلکہ خدا وہ ہے۔ جو اپنے تئیں قوی نشانوں کے ساتھ آپ ظاہر کرتا ہے۔۔۔

خدا شناسی ایک نہایت مشکل کام ہے دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کا کام نہیں ہے۔ جو خدا کا پتہ لگا دیں۔ کیونکہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

تری وفا بھی مسلّم ترا خلوص بجا
تری حیات کے دامن میں حرص جاہ نہیں

تری غلامی پہ آقا نے کی ثنا تیری
ترے مقام کی عظمت میں اشتباہ نہیں

تری نگاہِ توکل میں کیا تھا الا اللہ
کمالِ علم و یقیں صرف لا الہ نہیں

تری نظر میں تھا محمود کا مقام وہاں
جہاں ضمیرِ غرور و انا کو راہ نہیں

ہزار حیف کہ کچھ لوگ تجھ سے ہیں منسوب
ترے طریق پہ جن کی مگر نگاہ نہیں

ترا طریق کہ خدمت میں فخر تھا تجھ کو
انہیں گلہ کہ یہ سلطانِ کج کلاہ نہیں

تو وہ کہ خواہشِ آقا بھی حکم تیرے لئے
انہیں یہ وہم بغاوت بھی کچھ گناہ نہیں

محبتوں کو فراموش کر گئے یکسر
مروّت آنکھوں میں باقی دلوں میں جا نہیں

وہ تیرا "پیارا" وہ تیرے مسیح کا محمود
تجھی سے پوچھتے کیا وہ سلیماں جاہ نہیں

نہ جانے کیوں یہ ہوئے اس قدر وفا ناشناس
یہ اس کی شفقتِ پیہم کے کیا گواہ نہیں

ہمارے زخمِ جگر پر نمک چھڑکتے ہیں
یہ بات تجھ کو سناتے بھی دل دھڑکتے ہیں

عبدالمنان ناہید

زمین و آسمان کو دیکھ کر صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ مگر یہ امر تو ثابت نہیں کہ فی الحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ اور ہونا چاہیئے اور ہے میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس کے وجود کا واقعی طور پر پتہ دینے والا صرف قرآن شریف ہے جو صرف خداشناسی کی تاکید نہیں کرتا بلکہ آپ دکھا دیتا ہے اور کوئی کتاب آسمان کے نیچے ایسی نہیں کہ اس پوشیدہ وجود کا پتہ دے۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اپنے خدائے پاک کے یقینی اور قطعی مکالمہ سے مشرف ہوں اور یہ تمام شرف مجھے اس نبی کی پیروی سے ملا ہے جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ آسمان زندہ ہے حالانکہ زندہ ہونے کی علامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس کے نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پہ بند ہے ہمارے پر محض اس نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتے ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب ہے کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔“ (چشمہ مسیحی)

بے شک اسلام سے قبل مختلف قوموں اور ملکوں میں زمانے اور حالات کی ضروریات کے مطابق دنیا کی روحانی اور اخلاقی بہتری کے لئے انبیاء اور مامور دین مبعوث ہوتے رہے جنہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق حقیقی سے ملانے کے مشن کو کامیابی کے ساتھ چلایا۔ لیکن بانی اسلام علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف سے **الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی** کا اعلان ہوا۔ یعنے ایک مکمل شریعت اور عالمگیر تعلیم نازل فرمائی گئی جو وقتی اور ملکی ضروریات سے گذر کر آئندہ کے لئے انسانیت کی مستقل جملہ ضروریات دینی کو پورا کرنے والی تھی اور جس نے بنی نوع انسان کے لئے ایک جامع اور مکمل لائحہ عمل پیش کیا۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے عمل پیرا ہو کر ایک قلیل عرصہ میں ایک ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا فرمایا۔ جس کی مثال گذشتہ انبیاء کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اسلام کے ابتدائی دور کے بعد دین کی حفاظت اور تجدید کیلئے اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق امت محمدیہ میں اولیاء اور مجددین کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ اور موجودہ زمانہ میں جبکہ دنیا مادیت میں ڈوب چکی تھی اور خود مسلمان رسم و رواج کی بدعتوں کا شکار ہو کر اسلام کی سچی تعلیم سے بہت دور جا چکے تھے تو اسلام کو دوبارہ ثریا سے لانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص وعدہ کے مطابق ابنائے فارس میں سے اپنے ایک محبوب کو مامور فرمایا۔ جس نے اسلام کی حقانیت دنیا میں غالب کرنے کے لئے کفر و ضلالت میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو آواز دی۔ تا وہ جو دور جا چکے ہیں زندہ خدا کی شناخت کر کے پھر سے قربت الٰہی کی لذت محسوس کر سکیں اور وہ جو اپنی غفلت اور زنگ آلودگی کی حالت میں دنیاوی سہاروں کی تلاش میں سرگرداں ہیں ”ان اللہ معنا“ کی آواز کو سنیں۔ اور دنیا کے مادی سامانوں۔ سہاروں اور رشتوں سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالےٰ کے ساتھ کامل محبت کا رشتہ جوڑیں اور اپنا اصل سہارا اس کی ذات کو محسوس و مشہود کر کے ایمان اور یقین کی دولت سے مالا مال ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ ؏

”جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے“

ہمیں اس بلند اور ارفع شان والے مخدوم کی صحیح اطاعت اور اتباع کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جس کے متعلق خود اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں الم نشرح لک صدرک ارشاد فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالےٰ اپنی خاص قدرت اور محبت کے ساتھ کشادہ کر کے اپنے نور سے معمور کرے اس کا مقام اور اس کی شان ہمارے وہم و گمان اور ادراک کی استعدادوں سے کس قدر بالا ہو گی۔

انا اول المومنین کا اقرار کرنے والے ہمارے پیارے رسول کا اللہ تعالےٰ کی ذات پر کامل ایمان اور حق الیقین کی پختگی کا اندازہ لگانا تو ہم جیسے ناقص انسانوں کے لئے ناممکن اور بعید از قیاس ہے۔ البتہ ہمیں اپنے ظرف کے مطابق سمجھنے کے لئے یہ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح حضور سرور عالم نے اپنے غیر متزلزل اور راسخ یقین کے باعث نہ تو کفار کے لالچ کی پرواہ کی جبکہ انہوں نے آپ کے چچا ابو طالب کے ذریعہ سے حضور کو دنیاوی مال و دولت حسن اور ریاست کی پیشکش کی اس شرط پہ کہ حضور ان کے بتوں کو برا نہ کہیں اور نہ ہی حضور نے جنگ احد کے موقعہ پر جبکہ ظاہری بے کسی اور بے بسی کی حالت میں اسلامی لشکر کی فتح شکست سے تبدیل ہو چکی تھی۔ اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنا فراموش کیا۔

حضور کی حیات طیبہ کا واقعہ کس قدر دلفریب ہے۔ جبکہ ابو سفیان اور اس کے ساتھی یہ سمجھ کر کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خاص خاص صحابہ کرام کو نعوذ باللہ قتل کر دیا ہے نعرے لگا رہے تھے۔ اس موقعہ پر صحابہ کرام ان کا جواب دینے کے لئے بے تاب تھے لیکن حضور نے مصلحت وقتی کے پیش نظر اپنے اصحاب کو کفار کے نعروں کا جواب دینے سے منع فرمایا۔ لیکن جب ابو سفیان نے ہبل کی شان کو بلند کرنے کا نعرہ لگایا تو اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور غیرت اسے برداشت نہ کر سکی اور حضور نے اللّٰہ اعلیٰ و اجل کا نعرہ بلند کرنے کا ارشاد فرمایا۔

تاریخ اسلام کے سنہری باب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایسے بیسیوں واقعات ہمیں یہ سبق دینے کے لئے کافی ہیں کہ اگر ہم دنیاوی سہاروں پر اکتفا کرنے کی بجائے اپنا اصل ملجا و ماوی اللہ تعالےٰ کی ذات کو سمجھیں اور دنیاوی خطرات اور حالات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہر حالت میں اپنا حقیقی بھروسہ اور سہارا اس ذات یگانہ اور نادر ہستی کو جانیں تو ہمارے ایمان اور یقین کی حالت کے موافق وہ ہماری نصرت اور دستگیری فرماتے ہوئے ہمیں اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ اور ہم اپنی ذات میں اللہ تعالےٰ کے وجود کو محسوس اور مشہود کرنے لگیں گے۔

اللہ تعالےٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے تا ہم سب جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی کا وقت پایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لا کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے اپنے خدا کو راضی کر سکیں۔

مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق بذریعہ فون حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

”گذشتہ رات آرام سے گذری۔ نیند بھی آگئی۔ ٹمپریچر بھی نارمل تھا۔ کل دن بھر طبیعت اچھی رہی۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی کل ایکسرے ٹیسٹ لیا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ پھیپھڑے کی جھلی میں پانی ہے۔ شام کے چھ بجے ٹمپریچر ۹۹ ہو گیا۔ جو کہ کوفت کا نتیجہ تھا۔ لیکن آج طبیعت اور عام حالت اچھی ہے۔ امید ہے کہ آج پھیپھڑے کی جھلی کا پانی نکالا جائے گا۔ اس لئے احباب خاص طور پہ دعا کریں۔

مکرم ملک صاحب کے پاس تیمارداروں کا تانتا لگا رہتا ہے۔ اس لئے کوفت ہو جاتی ہے۔ تیمارداروں کو چاہیئے کہ باتیں کم کریں“

(سید مبارک علی شاہ۔ لاہور)

درخواست دعا

میری بھانجی جان امتہ المنان ریحانہ آٹھ دس روز سے علیل ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مرزا سعید احمد ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا کامیاب سالانہ اجتماع

(مکرم نصر اللہ خان صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت اجتماع خیرپور ڈویژن)

اجتماع کا پہلا دن

مجلس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع باندھی میں ۲۱ اور ۲۲ ستمبر کو منعقد کیا گیا۔ ۲۰ ستمبر جمعہ کے روز ہی بعض مجالس کے خدام باندھی پہنچ گئے۔ ۲۱ ستمبر کی صبح کو مقام اجتماع پر نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے درس قرآن کریم دیا۔ درس کے بعد میدان اجتماع میں ایک بڑا شامیانہ نصب کیا گیا۔ اور اس کے اردگرد ڈویژن کی مجالس نے اپنے اپنے خیمے نصب کئے اس کے بعد ناشتہ کیا گیا۔ اور ۸ بجے پرچم کشائی کی رسم ادا کی گئی۔ میدان اجتماع میں ایک طرف لوائے پاکستان اور دوسری طرف لوائے خدام الاحمدیہ لگایا گیا۔ پرچم کشائی کی رسم مکرمی حاجی عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی خیرپور ڈویژن نے ادا فرمائی۔

اس کے بعد جملہ خدام شامیانہ کے نیچے جمع ہو گئے۔ اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے خدام کو خطاب فرمایا۔ اور اجتماع کی غرض و غایت بیان کی اور پروگرام کی تفصیلات سے خدام کو آگاہ کیا اور جملہ خدام کے ساتھ مل کر افتتاحی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو بابرکت بنائے اور کامیاب کرے

علمی مقابلے اس کے بعد ۹ سے ۱۰ بجے تک "ذہانت معلومات عامہ" کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس میں ۱۹ خدام نے حصہ لیا۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب شاہد اور مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے منصفی کے فرائض انجام دیئے۔ اس مقابلہ میں شریف احمد صاحب کرونڈی اول سید علی اکبر شاہ صاحب باندھی دوم اور قاضی غلام محمد صاحب گوٹھ فقرالدین سوم آئے۔ ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک "حفظ قرآن و ترجمہ قرآن کریم" کا مقابلہ ہوا اس میں سترہ خدام نے حصہ لیا۔ سید علی اکبر شاہ صاحب باندھی اول اور عبدالمجید صاحب کرونڈی دوم آئے۔

برکات خلافت کے موضوع پر تقریر ۱۱ سے ۱۲ بجے تک پروگرام کے مطابق مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف پڑھ کر خلافت کی تشریح بیان کی پھر خلیفہ کے طریق انتخاب کی وضاحت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ خلافت راشدہ کو بیان فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے نظام پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود اقدس کی برکات اور فیوض کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ دنیا میں جگہ جگہ مساجد قائم کی جا رہی ہیں مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ اور غیر ممالک میں اسلامی تبلیغی مشنوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دنیا اب اسلام سے قریب تر آ رہی ہے اور اسلام کا سکہ بیٹھتا چلا جا رہا ہے۔ ان برکات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ آپ کی تقریر ولولہ انگیز تھی۔ اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ خدام نے آپ کی تقریر کے نوٹس لئے۔ اس کے بعد جملہ خدام نے اور انصار نے جو اس موقعہ پر باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مل کر کھانا کھایا۔ اور کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئی۔

"مضمون نویسی میں مقابلہ" اس کے بعد مضمون نویسی میں مقابلہ شروع ہوا۔ موضوع "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" مقرر تھا۔ اس میں ۲۲ خدام نے حصہ لیا سید علی اکبر شاہ صاحب باندھی اور شریف احمد صاحب کرونڈی اول آئے۔ اور محمد جمال صاحب کرونڈی دوم آئے

کھیلوں کے مقابلے اس کے بعد کبڈی کا مقابلہ ہوا جس میں چار ٹیموں نے حصہ لیا۔ باندھی۔ جمال پور کی ٹیمیں۔ فائنل میں آئیں۔ اس کے بعد گولہ پھینکنے کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں ۱۳ خدام نے حصہ لیا سید علی اکبر شاہ صاحب باندھی نے ۲۸ فٹ گولہ پھینک کر اول آئے۔ مجید اللہ سکھر دوم آئے۔ اس کے بعد دوڑوں کا مقابلہ شروع ہوا۔ اور مندرجہ ذیل خدام نے اول اور دوم پوزیشن حاصل کی۔

۱۰۰ گز کی دوڑ	مجید اللہ صاحب سکھر	اول
"	محمد رفیع صاحب باندھی	دوم
۲۲۰ "	محمد رفیع صاحب "	اول
" "	رشید احمد صاحب "	دوم
۴۴۰ "	بشیر احمد صاحب جمال پور	اول
" "	امانت علی صاحب باندھی	دوم

کھیلوں کے مقابلہ کے وقت میدان حاضرین سے پر تھا۔ اور غیر از جماعت افراد بھی اردگرد سے علاقہ سے کافی تعداد میں کھیل دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کھیلوں کے بعد نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اور اس کے بعد سب خدام اور دیگر مہمانوں نے مل کر کھانا کھایا ۸ بجے سے ۹ بجے تک

"تقریری مقابلہ" اس مقابلہ میں سترہ خدام نے حصہ لیا۔ موضوع "برکات خلافت" تھا۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب چیمہ برانچ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب آف سکھر نے ججز کے فرائض انجام دئے۔ اس میں محمد اکرم صاحب کرونڈی اول اور نبی احمد صاحب گوٹھ ننھے خان دوم آئے۔ اس کے بعد سونے کے لئے خدام کو اجازت دی گئی۔ (باقی)

چند بیماروں کے لئے دعا کی تحریک

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

میں چند بیمار دوستوں کے لئے خاص طور پر احباب سے دعا کے لئے تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک مولوی رحمت علی صاحب ہیں۔ جنہوں نے مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہوتے ہی سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اور انڈونیشیا میں بیس سال سے زائد عرصہ تک پیغام حق پہنچایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں متعدد مقامات پر احمدیہ جماعتیں قائم ہو گئیں۔ وہ اس وقت بھی میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جب میں گذشتہ سال بعارضہ پلورسی بیمار ہو کر وہاں زیر علاج رہا۔ لیکن وہ اب پھر تین ماہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی خدمت کے پیش نظر دوستوں کو ان کی شفا کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہیئے۔

۲۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بھی اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ میں خادم صاحب سے اس وقت سے واقف ہوں جب وہ کالج میں تعلیم پاتے تھے۔ انہیں طالب علمی کے زمانہ میں بھی تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ جلسوں اور مناظرات میں خوب دلچسپی لیا کرتے تھے۔ آپ نے سلسلہ کا لٹریچر بغور مطالعہ کیا اور مناظرہ اور تقریر میں خوب مہارت حاصل کی۔ سلسلہ کی طرف سے جب بھی انہیں جلسوں میں تقریر کرنے یا مخالفین سلسلہ سے مناظرہ کرنے کے لئے دعوت دی گئی۔ وہ بخوشی قبول کرتے رہے۔ بس ایسے خادم سلسلہ کے لئے بھی ہر احمدی کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء عاجل عطا فرمائے۔

۳۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے ہیں۔ وہ سلسلہ کے آنریری مبلغ ہیں۔ لاہور میں جن دوستوں کو انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ آپ شب و روز تبلیغ احمدیت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے مخلص بے لوث خادم سلسلہ کے لئے بھی دوستوں کو خاص طور پر دعا کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے

۴۔ شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ جو سنی ٹوریم کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ اور بہت ضعیف اور کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کے صاحبزادے شیخ محمد حنیف صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۲۸ ستمبر کو ایکسرے لیا جانا تھا۔ ان کا کمرہ چونکہ ایکسرے روم سے دور تھا۔ اس لئے انہیں سہارے سے دس قدم چلا کر جب موٹر میں بٹھایا گیا۔ تو انہوں نے پانی طلب کیا۔ گلاس ہاتھ میں لیا۔ تو وہ ہاتھ سے گر گیا۔ بیہوش ہو گئے رنگ بالکل سفید پڑ گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں۔ فوراً اٹھا کر چارپائی پر لٹایا گیا۔ الحمدللہ کہ تھوڑی دیر کے بعد ہوش آ گیا۔ پھر سٹریچر پر ایکسرے روم میں پہنچایا گیا۔ انہیں بھی تبلیغ کا بے حد شوق ہے۔ سلسلہ کے سچے اور مخلص خادم ہیں۔

۵۔ اسی طرح میاں بشیر احمد صاحب جو جماعت کوئٹہ کے لمبے عرصہ تک امیر رہ چکے ہیں۔ ان کی اس سال کلکتہ میں تبدیلی ہوئی تھی۔ وہاں پہنچ کر وہ سخت بیمار ہو گئے۔ اور کئی ماہ تک ہسپتال میں زیر علاج رہے۔ اب بھی ان کے متعلق یہی اطلاع ہے کہ وہ بے حد ضعیف اور کمزور ہیں۔ اور بیماری کے اثرات باقی ہیں۔ ابھی تک پورے طور پر شفا نہیں ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان سب دوستوں کے لئے اور دوسرے مریضوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سب کو کامل شفا بخشے۔ آمین اور دعا کرتے ہوئے خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کیونکہ مجھے بھی ذیابیطس کا عارضہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اعلان دارالقضاء

جملہ جماعت و اراکین اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے قضیہ متعلق چوہدری فتح محمد صاحب سیالی) کا آخری فیصلہ بورڈ قضاء بتاریخ ۲۰ر اکتوبر ۵۷ء بوقت ۹ بجے صبح کریگا۔ متعلقین خود یا بذریعہ مختار وقت مقررہ پر پہنچ جائیں مزید التواء نہیں ہوگا۔　(ناظر دارالقضاء)

اگر آپ

اپنے کسی غیر از جماعت دوست کو اسلام اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچانا چاہتے ہوں تو نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو تحریر فرمائیں:
نظارت انشاء اللہ آپ یا آپ کے دوست کی مفید رہنمائی کے علاوہ مندرجہ ذیل لٹریچر میں سے جو آپ پسند فرمائیں آپ یا آپ کے دوست کو مفت بھجوا سکتی ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی	از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
ہماری تعلیم (خلاصہ کشتی نوح)	مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
احمدیت کیا ہے (انگریزی)	از حضرت امام جماعت احمدیہ
احمدیت کا پیغام (اردو)	" " " "
Why I believe in Islam	" " " "

مسیح ناصری صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے (جرمنی سائنسدانوں کی شہادت)
اصلی انجیل کہاں ہے؟ ———

انکشافات عالم میں تبلیغ اسلام	(رسالہ لائف کے مضمون کا ترجمہ)
ذکر حبیب	از حضرت مرزا شریف احمد صاحب
اہلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	از مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے
خاتم الانبیاء کا عدیم المثال مقام	

زیر طبع

اسلام میں مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی	از چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب
نبوت محمدیہ	از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
مقام حدیث	از مکرم مولوی عبد المالک خانصاحب
کفارہ کی حقیقت	

جاری کردہ:- صیغہ نشر واشاعت نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان)

ضلع گوجرانوالہ کی سیلاب زدہ جماعتیں

اس برس کے ہولناک سیلاب کی لپیٹ میں آ کر جن جماعتوں کی فصلوں اور دوسرے ذرائع آمدنی کو نقصان پہنچا ہے۔ ان جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ مجھے جلد سے جلد مفصل رپورٹ ارسال کریں کہ فصل خریف کے چندوں کی وصولی پر اس سیلاب کا کیا اثر پڑے گا۔ صورت حال سے اطلاع دینے میں دیر اور سستی ہرگز نہ کی جائے۔ رپورٹ نہ بھیجنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کی جماعت سیلاب سے محفوظ رہی ہے۔ اور آپ بجٹ پورا کرنے پر تیار ہیں۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ گوجرانوالہ)

مجالس انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے نمائندگان سالانہ اجتماع کے نام نہیں آئے۔ تمام زعماء صاحبان فوری طور پر انتخاب کرا کر نمائندوں کے نام دفتر میں بھجوا دیں۔ تا انہیں ایجنڈا بھجوایا جائے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعلان

مجلس افتاء ربوہ کا نہایت ضروری اور اہم اجلاس بتاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ارکان سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں شرکت کو اہم تصور فرمائیں۔ (ناظم افتاء ربوہ)

خدا تعالیٰ سے وعدہ

"خدا تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ بہت بڑی ذمہ داری رکھتا ہے۔ ...... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ سے کئے جاتے ہیں۔ وہ مسئول ہیں۔ یعنی ان کے بارے میں جواب طلبی ہوگی۔ وہ آدمی جس نے وعدہ نہیں کیا وہ کمزور ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ لیکن جس نے وعدہ کیا اور اسے پورا نہیں کیا وہ مجرم ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسے سزا دے گا۔ پس یہ وعدے معمولی چیز نہیں۔"

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان

ایک لوکل باڈی میں مردوں فاضل اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی نقول سندات ارسال فرما دیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری اللہ بخش صاحب سابق پریس کیپر قادیان گذشتہ چھ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ شدید قسم کا ٹائیفائڈ ہے۔ جو کہ بگڑ چکا ہے۔ چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ اور حضور کے زمانہ ہی سے پرنٹر پبلشر رہ چکے ہیں۔ احباب انہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نعمت اللہ (اکاؤنٹنٹ) از لاہور

(۲) خاکسار کی والدہ و ہمشیرہ بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ایاز احمد از ربوہ

(۳) میرے تایا جان محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پتوکی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آجکل میو ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

مرزا حمید احمد تحسین دفتر خزانہ ربوہ

(۴) مکرم ملک محمد طفیل صاحب ٹمبر مرچنٹ دھرم پورہ چند روز سے بیمار ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ حمید احمد اختر از لاہور

(۳) میرا لڑکا مقبول احمد اوورسیری کے آخری امتحان میں دو مضمونوں میں کمپارٹمنٹ میں آیا ہوا ہے۔ اب ان کا دوبارہ امتحان ہونے والا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر عبد الستار شاہ چک ۲۴۲ ج ب ضلع لائلپور

(۴) میری بیوی عطیہ بیگم عرصہ دراز سے بیمار ہے۔ دماغی عارضہ ہے۔ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اسماعیل احمدی بلہڑکے ضلع شیخوپورہ

(۵) محترم مکرم شیخ امیر احمد صاحب آف کراچی کا بچہ محمد اشفاق تین برس سے بیمار ہے۔ اب بچے کو بخار بھی ہے اور ساتھ کھانسی بھی آ رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر تکلیف سے اپنے فضل کے ساتھ نجات بخشے آمین۔ بشیر احمد وسیم جیکب لائنز کراچی

(۶) میرا چچا زاد بھائی مختار احمد نو ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ ضعف جگر کی بیماری ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عرفان احمد دریا خان مری ضلع نواب شاہ

(۷) میری والدہ تقریباً تین ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب جماعت والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں نے بی اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اس امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

محمد احمد سیکرٹری تعلیم جہلم

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۲۱۴: میں مسمی محمد اسمٰعیل ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلعہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اراضی تعداد دو کنال واقع موضع تلعہ صوبہ سنگھ میں بلا شرکت غیرے ہے اس کے علاوہ میرا مکان ۱/۲ مرلہ پختہ واقع موضع مذکور میں ہے۔ چوہدری محمد و عشیرہ پسران بوٹا۔ لہٰذا شارع عام راستہ پہاڑ گلی۔ دکن اللہ لوک و عشیرہ پسران سردار۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپے اراضی کی قیمت کل ۲۰۰۰/- ۷۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ماہوار آمد تنخواہ ۱۲۸/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان مذکور کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا۔ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری خان محمد

گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

گواہ شد۔ نشان انگوٹھا۔ چوہدری غلام حیدر ولد عبدالکریم قوم جٹ ساکن گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۴۵۲۷: میں امۃ الحق زوجہ غلام حیدر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے ہے۔ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ دس مرلہ زمین سفید جو کہ محلہ دارالعلوم نئی دیہات میں موجود ہے۔ یہ زمین میرے خاوند نے مجھے حق مہر میں دی تھی۔ اس کا کلیم فارم دیا ہوا ہے۔ کلیم تین ہزار روپے کا کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا خاوند اس وقت باہر ملازم ہے۔ میں اس کی ادائیگی کی خود ذمہ دار ہوں۔

الامۃ بقلم خود امۃ الحق۔

گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت۔ ربوہ

گواہ شد۔ محمد احمد ثاقب واقف زندگی کوارٹر تحریک جدید ربوہ

نمبر ۱۴۵۷۶: میں منیر احمد عارف شاہد ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ مبلغ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاکخانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۶۵/- روپے گریڈ اور ۲۰/- مہنگائی الاؤنس یعنی کل ۸۵/- ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہے۔

العبد منیر احمد شاہد واقف زندگی

گواہ شد۔ قاضی محمد یوسف دفتر وکیل الدیوان

گواہ شد قاضی رشید الدین واقف زندگی۔ ربوہ

نمبر ۱۴۶۱۸: میں عبدالرحیم ولد میاں محمد عبداللہ قوم راجپوت پیشہ درزگری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد مبلغ تین ہزار روپیہ ہے۔ جس سے میں اپنا کاروبار کر کے روزی کماتا ہوں میری آمدنی تقریباً سو روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور یہ ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جو جائداد میری منقولہ و غیر منقولہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اپنی جائداد میں سے جو رقم ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گا وہ اس جائداد سے منہا تصور ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود عبدالرحیم

گواہ شد:۔ خاکسار برکت علی لائق لدھیانوی وصیت نمبر ۲۵۹۵ محلہ ککڑ منڈی جڑانوالہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن سیکرٹری مال جڑانوالہ معرفت سلطان ہوزری مارکیٹ بازار جڑانوالہ۔

نمبر ۱۴۶۲۸: میں سعیدہ وزیر سبقت زوجہ رشید احمد خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ زیور وغیرہ کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ سعیدہ وزیر سبقت صدر لجنہ اماء اللہ

گواہ شد:۔ رشید احمد خان خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی سلسلہ احمدیہ جڑانوالہ

نمبر ۱۴۶۳۱: میں رشید احمد خاں ولد محبوب عالم خاں قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر چالیس سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت اس وقت ۲۳۰/- روپے بمعہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ رشید احمد خاں

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ خواجہ محمد احمد مالک فرم خواجہ محمد احمد اینڈ کمپنی غلہ منڈی جڑانوالہ

نمبر ۱۴۶۳۲: میں عبدالرحمٰن ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم چدرانی پیشہ دکانداری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ بذریعہ دوکانداری ماہوار مبلغ تقریباً پچاس روپیہ پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبدالرحمٰن ولد چوہدری مولا بخش معرفت سلطان ہوزری مارکیٹ بازار جڑانوالہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

تمام احباب جماعت احمدیہ کیلئے خوشخبری

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے آج ۲ اکتوبر کو قرآن شریف کا سارا ترجمہ مکمل ہو گیا۔ یعنی الحمد للہ سے لے کر والناس تک مع تفسیر صغیر کے جس کے متعلق تفسیر کبیر سے مقابلہ کرنے سے یہ پتہ لگا ہے کہ کئی مضامین اختصاراً اس میں ایسے آئے ہیں کہ تفسیر کبیر میں بھی نہیں۔ امید ہے کہ تفسیر صغیر کی پہلی کھیپ ۱۵ اکتوبر تک طیار ہو جائیگی اور جلسہ سالانہ تک دو ہزار جلد کے تقسیم کرنے کے ہم قابل ہو جائیں گے۔ گو خریداروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھکر جو تین ہزار سے اوپر نکل چکی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ تک پانچ ساڑھے پانچ ہزار ہو جائیگی ہم نے پانچ ہزار جلد چھپوانے کا آرڈر دے دیا ہے اور یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ کثرت سے چھپوانے اور کئی اقتصادی باتوں کے مدنظر رکھنے کی وجہ سے کتاب سستی پڑے گی اور بڑے خریداروں کیلئے قیمت میں بھی کچھ کمی کر دی جائے گی۔ بشرطیکہ خریدار مقررہ حد تک لیں۔ مثلاً ڈیڑھ صد خریدنے والوں کے لئے اور قیمت دو سو خریدنے والوں کیلئے اور قیمت۔ سوا تین سو خریدنے والوں کیلئے اور قیمت اور پانچ سو خریدنے والوں کے لئے اور قیمت۔ امید ہے کہ اس طرح زیادہ تعداد میں خریدنے والی جماعتوں کو مقامی طور پر بھی کچھ نفع مل جائیگا۔ مثلاً سوا تین سو کی تعداد میں خریدنے والوں کو ساڑھے گیارہ روپے فی جلد مل جائے اور کچھ رقم وہ آگے خریداروں کو دیدیں۔ اور سستی کر کے کتاب بیچ دیں۔ تو خیال ہے کہ اس طرح ان کو ہزار گیارہ سو کا نفع ہو جائے گا۔ اور پانچ سو والوں کو اس سے بھی زیادہ۔ سوا تین سو تعداد اس وقت تک صرف ربوہ والوں نے لی ہے۔ اور امید ہے کہ اکتوبر تک ان کی خریداری کی تعداد چار پانچ سو تک جا پہنچے گی۔ دوسرے نمبر پر کراچی ہے جنہوں نے تین سو جلد خریدی ہے۔ اس کے بعد لاہور ہے۔ جن کی سو کی درخواست تو آچکی ہے۔ مگر دوسری درخواست ملی ہے۔ کہ چونسٹھ خریدار ہو چکے ہیں اور ابھی اور ہو رہے ہیں پس اگر لاہور کو دو سو سمجھا جائے اور کراچی کو تین سو اور ربوہ کو پانچ سو تو یہ ہزار کی تعداد ہو جاتی ہے اور بقیہ جماعت کو ملا کر یہ اکتیس بتیس سو کی تعداد ہے۔ اور ابھی چار مہینے باقی ہیں۔ جن میں کتاب کی خریداری مکمل ہو جائے گی۔ لیکن جلسہ تک بمشکل تین ہزار آدمیوں کو کتاب مل سکیگی۔ باقی لوگوں کو جنوری فروری کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اور ممکن ہے کہ اس عرصہ میں خریداری اور بھی بڑھ جائے۔ اور کئی ہزار خریدار کو اگلے سال کے مئی جون تک انتظار کرنا پڑے۔

مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی)

امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ شفیق احمد صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

حافظ شفیق احمد صاحب معلم الحفاظ جامعہ احمدیہ کی اہلیہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ چار بجے سہ پہر قریباً ۳۶ سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۳ اکتوبر کو عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احمد نگر اور ربوہ کے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چنانچہ انہیں مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کی بیٹی تھیں۔ نہایت خوش خلق ملنسار۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب چھوٹی عمر کے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہر طرح دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

روس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ میں ملاقات ہوگی

واشنگٹن ۴ اکتوبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس اور روس کے وزیر خارجہ مسٹر آندری گرومیکو کے درمیان ہفتہ کے روز واشنگٹن میں ملاقات ہوگی۔ جس میں اہم بین الاقوامی مسائل زیر بحث آئیں گے۔

یہ ملاقات شام کے چار بجے مسٹر ڈلس کی قیام گاہ پر ہوگی۔

روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں روسی وفد کے قائد ہیں۔ اور اسی غرض کے لئے یہیں مقیم ہیں۔ ملاقات کے متعلق اعلان امریکی دفتر خارجہ کی جانب سے کیا گیا ہے۔ اس سرکاری اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسٹر ڈلس نے بدھ کے روز اس ملاقات کی تجویز پیش کی تھی جس میں کہا تھا کہ آپس میں مل کر ان مسائل پر بات چیت کر لی جائے جو امریکہ اور روس دونوں کے لئے اہمیت کے حامل ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ جو امور زیر بحث آئیں گے۔ ان میں مشرق وسطیٰ کے معاملات اور تخفیف اسلحہ کے مسائل سر فہرست ہوں گے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴